آڈٹ بیورو آف سرکولیشن سے باقاعدہ تصدیق شدہ روزنامہ

ABC CERTIFIED

بے باک صحافت کا ترجمان (اطلاعات)

DAILY ETTELAAT KARACHI

روزنامہ اطلاعات کراچی

بانی سید زاہد سلطانہ

چیف ایڈیٹر طاہر ملک

ایڈیٹر: میاں طارق جاوید

ETTELAATKHI@GMAIL.COM

جلد نمبر: 27 | 19 صفر 1448 ہجری | 03 اگست 2026ء | قیمت 10 روپے | شمارہ: 124

سندھ میں سیلاد دھماکا، بارشیں 8 افراد جاں بحق، تمام ادارے ہائی الرٹ

وزیر اعلیٰ سندھ سید مراد علی شاہ کی پی ڈی ایم اے میں ہنگامی اجلاس کی صدارت، متاثرہ علاقوں میں ریسکیو، ریلیف اور نکاسی آب تیز کرنے کی ہدایت

کراچی سمیت مختلف اضلاع میں اضافی ڈی واٹرنگ پمپس تعینات، کسی قسم کی غفلت برداشت نہیں کی جائے گی، وزیر اعلیٰ سندھ سید مراد علی شاہ کی وارننگ

کراچی (اسٹاف رپورٹر) وزیر اعلیٰ سندھ سید مراد علی شاہ نے صوبے میں جاری موسلا دھار بارشوں اور ان کے نتیجے میں پیدا ہونے والی صورتحال کا جائزہ لینے کے لیے پی ڈی ایم اے میں ہنگامی اجلاس کی صدارت کرتے ہوئے ہدایت کی کہ شہریوں کی جان و مال کے تحفظ اور امدادی سرگرمیوں کو ہر قیمت پر ترجیح دی جائے۔ اجلاس میں بتایا گیا کہ صوبے کے مختلف اضلاع میں بارش کے باعث ہونے والی ہلاکتوں کی تعداد 8 ہو گئی ہے۔ ہلاک ہونے والوں میں 3 بچے اور 2 خواتین شامل ہیں۔ اجلاس کو بتایا گیا کہ ریسکیو اور ریلیف آپریشن کو مزید تیز کیا جائے گا۔ ہنگامی صورتحال کے پیش نظر تمام ادارے ہائی الرٹ رہیں گے اور کسی قسم کی غفلت برداشت نہیں کی جائے گی۔ اجلاس میں جان کا تحفظ حکومت کی اولین ترجیح ہے اور کسی قسم کی غفلت برداشت نہیں کی جائے گی۔

باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 24

تھرپارکر میں آسمانی بجلی گرنے سے 3 افراد جاں بحق

بارش سے بچنے کیلئے درخت تلے پناہ لینے والے مزدور آسمانی بجلی کی زد میں آگئے

تھرپارکر (بیورو رپورٹ) تھرپارکر کے مختلف علاقوں میں گرج چمک کے ساتھ موسلا دھار بارش کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے، جہاں بچا جرو، اسلام کوٹ اور ڈیپلو شامل ہیں۔ ذرائع کے مطابق تھرپارکر کے مختلف علاقوں میں گرج چمک کے ساتھ موسلا دھار بارش کا سلسلہ شروع ہو گیا ہے، جہاں بچا جرو، اسلام کوٹ اور ڈیپلو شامل ہیں۔ ذرائع کے مطابق تھرپارکر کے مختلف علاقوں میں گرج چمک کے ساتھ موسلا دھار بارش کا

باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 27

آزاد کشمیر انتخابات کا دوسرا مرحلہ

نتائج آنے کا سلسلہ تاحال جاری

مظفرآباد (بیورو رپورٹ) آزاد جموں و کشمیر

باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 26

بدعنوانی کا الزام ثابت، سینئر سول جج ایاز علی جبری ریٹائر

چیف جسٹس نے جائزہ لینے کے بعد جبری ریٹائرمنٹ کی سمری مقرر کی، ممبر آبکاش

کراچی (کورٹ رپورٹر) چیف جسٹس سندھ ہائی کورٹ نے سینئر سول جج ایاز علی کو جبری ریٹائر کر دیا۔ اس حوالے سے ہونے والی اعلیٰ عدلیہ کی ایک اہم کانفرنس میں کیس کا جائزہ لیا گیا۔ ذرائع کے مطابق کمیٹی کے ممبر آبکاش کے چیئرمین کی حیثیت سے ایاز علی کے خلاف الزامات ثابت ہونے پر انہیں جبری ریٹائرمنٹ کی سمری مقرر کی گئی۔

باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 25

سوات میں دھماکہ، 14 افراد شہید، 15 زخمی

کبل پولیس اسٹیشن کے گیٹ کے قریب دھماکا ہوا، دھماکے کے وقت مقامی نوجوانوں کا احتجاج بھی جاری تھا تاہم احتجاج والا مقام دھماکے کی جگہ سے دور تھا، ڈی آئی جی مالاکنڈ

پولیس کو نشانہ بنانے والے امن دشمن عناصر کسی رعایت کے مستحق نہیں ہیں، پوری قوم اپنے بہادر پولیس اہلکاروں اور افواج پاکستان کے جوانوں کی قربانیوں پر فخر کرتی ہے، گورنر کے پی

چیف رپورٹر (بیورو رپورٹ) کبیر پختونخوا کے سیاحتی شہر سوات کے علاقے کبل میں پولیس اسٹیشن کے قریب دھماکے میں 14 افراد جاں بحق اور 15 زخمی ہو گئے۔ ریسکیو 1122 خیبر پختونخوا کے ترجمان بلال افریدی کے مطابق

آڈٹ بیورو آف سرکولیشن سے باقاعدہ تصدیق شدہ روزنامہ
ABC CERTIFIED
سے پاک صحافت کا ترجمان (اطلاعات)
روزنامہ
DAILY ETTELAAT KARACHI
اطلاعات کراچی
بانی سید زاہد سلطان
چیف ایڈیٹر طاہر ملک
ایڈیٹر: میاں طارق جاوید
ETTELAATKHI@GMAIL.COM
پبلشر سید محمد کمال نے محمدی پرنٹنگ پریس سے چھپوا کر مشرق بلڈنگ آفس نمبر 103 کورٹ روڈ کراچی سے شائع کیا۔ (ریزیڈنٹ ایڈیٹر: تحسین کمال)

مشرق وسطیٰ کا نازک توازن

امریکی حملوں میں وقتی تعطل اور ایران کی جانب سے جوابی کارروائیوں میں وقدیا کیے مرحلے پر سامنے آیا ہے جب دنیا اس خدشے میں مبتلا تھی کہ کہیں یہ بحران پورے مشرق وسطیٰ کو اپنی لپیٹ میں نہ لے لے۔ بظاہر امریکی قیادت کا کہنا ہے کہ مذاکرات کو موقع دینے کے لیے عسکری کارروائیوں میں کمی کی گئی ہے، لیکن امریکی ذرائع ابلاغ میں سامنے آنے والی اطلاعات اس فیصلے کی ایک اور وجہ بھی آشکار کرتی ہیں۔ دفاعی ذخائر، بالخصوص بحری جہاز اور انٹرسیپٹر میزائلوں کی دستیابی کے بارے میں پیدا ہونے والی تشویش اس امریکی فوجی کارروائی کے جدید ترین مگر صرف عسکری قوت سے نہیں بلکہ صنعتی صلاحیت، رسد کے تسلسل، دفاعی پیداوار اور اقتصادی برداشت سے جیتی جاتی ہیں۔ دنیا کی سب سے بڑی عسکری طاقت بھی اس حقیقت سے مستثنیٰ نہیں کہ ہر جنگ اپنے ساتھ وسائل کی ایسی کھپت لاتی ہے جس کا حساب صرف میدانِ جنگ میں نہیں بلکہ بازاروں، بجٹ، سپلائی چین اور عوامی رائے میں بھی رکھا جاتا ہے۔ یہ امر بھی نظرانداز نہیں کیا جا سکتا کہ یوکرین کی طویل جنگ نے مغربی دفاعی صنعت کو کیونکر معمولی دباؤ سے دوچار کیا۔ اس کے نتیجے میں اسلحے کی پیداوار، دفاعی اخراجات اور عسکری منصوبہ بندی کے حوالے سے کئی بنیادی سوالات نے جنم لیا۔ ایسے میں اگر امریکی عسکری قیادت وسائل کے استعمال میں احتیاط کی تلقین کرتی ہے تو اسے محض کفایت شعاری قرار دینا درست تجزیہ نہیں ہوگا، حقیقت یہ ہے کہ بڑی طاقتیں بھی اب ایسی جنگوں سے گریز کرنا چاہتی ہیں جو غیر معینہ مدت تک جاری رہیں اور جن کے سیاسی نتائج عسکری کامیابیوں سے مختلف نکلیں۔ تاریخ کا ایک مستقل سبق یہ ہے کہ جنگیں کبھی صرف محاذوں پر نہیں لڑی جاتیں۔ میدانِ جنگ میں گونجے والی توپوں کی آوازیں دراصل ان سیاسی فیصلوں، معاشی امکانات، سفارتی چالوں اور قومی رائے اندیشوں کا ظاہری اظہار ہوتی ہیں جو برسوں پردہ برسوں سے تھلیلیں پا رہے ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب کوئی طاقت حملہ کرتی ہے اور پھر اچانک توقف اختیار کر لیتی ہے، یا کوئی ریاست سخت ترین جوابی بیانات کے باوجود مذاکرات کے دروازے بند نہیں کرتی، تو اس کا مطلب صرف عسکری حکمت عملی میں تبدیلی نہیں ہوتا بلکہ عالمی سیاست کے وسیع تر تناظر میں ایک نئی کیفیت جنم لے رہی ہوتی ہے۔ امریکا اور ایران کے درمیان طاری یہ کشیدگی اسی حقیقت کی ایک نمایاں مثال ہے، جہاں طاقت اور امن بیک وقت ایک دوسرے کے متوازی چلتے دکھائی دیتے ہیں اور ہر قدم کے پیچھے کئی غیر مرئی محاوراں کارفرما نظر آتے ہیں۔ ایران کی سخت گلمی بھی اسی تناؤ کو بڑھیدہ ہے۔ ایک طرف یاسدارانِ انقلاب اور ایرانی فوج پورے خطے میں کارروائیوں کا دائرہ وسیع کرنے کی دھمکی دیتے ہیں، دوسری جانب ثالثوں کے ذریعے پیغامات کا تبادلہ، عمان کے ساتھ مذاکرات اور ملاقات امکانات کو زندہ رکھنے کی کوششیں بھی جاری ہیں۔

برآمدات کا بحران، اصلاحات کا امتحان

تحریر: طاہر ملک
چیف ایڈیٹر روزنامہ اطلاعات کراچی

کسی بھی ملک کی مضبوط معیشت کا انحصار اس کی برآمدات پر ہوتا ہے، کیونکہ یہی شعبہ زرمبادلہ کے ذخائر میں اضافے اور روزگار کے مواقع اور صنعتی ترقی کی بنیاد بنتا ہے۔ پاکستان میں پائدار برآمدات کے بجائے درآمدات پر انحصار کا رجحان ہمیشہ سے تشویش کا باعث رہا ہے۔ دوسری جانب مردوں پر تعلق ٹیکسٹائل برآمدات میں معمولی اضافہ دیکھنے میں آیا ہے مگر جون 2026 میں ٹیکسٹائل کی برآمدات میں 2025-26 کے مقابلہ 5 فیصد کی کمی ریکارڈ کی گئی۔ یہ تشویشناک صورتحال ہے اور اس کے اسباب کا تجزیہ کرنا ضروری ہے۔ ٹیکسٹائل صنعت کے کارخانوں کو درپیش سب سے بڑا مسئلہ پیداواری لاگت میں مسلسل اضافہ ہے۔ بجلی اور گیس کی بلند قیمتیں، غیر یقینی فراہمی، بھاری ٹیکس اور ادائیگیوں کے مسائل کی پیداواری اور برآمدی لاگت کو مزید بڑھا رہے ہیں، جبکہ خطے کے دیگر ممالک نسبتاً کم قیمت توانائی کے باعث عالمی منڈیوں میں زیادہ مسابقتی حیثیت رکھتے ہیں۔ اس کے ساتھ ٹیکسٹائل کی بلند شرح سود نے صنعتکاروں کے لیے سرمایہ حاصل کرنا مشکل بنا دیا ہے، خصوصاً چھوٹے اور درمیانے درجے کے برآمد کنندگان شدید مالی دباؤ کا شکار ہیں۔ مزید برآں ٹیکسٹائل شعبہ زر اور دیگر رکاوٹوں کی وجہ سے بڑے پیمانے پر بیرونی سرمایہ کاری اور جدید ٹیکنالوجی کی درآمد میں سست رفتار ہے، جس کا براہ راست اثر پیداوار کی کارکردگی اور برآمدی صلاحیت پر پڑ رہا ہے۔ پاکستان میں توانائی کی قلت، کاشت کے رقبے میں کمی اور زراعت میں جدید طریقوں کی عدم دستیابی کی وجہ سے اگر کپاس کی پیداوار کو بہتر طریقے سے نہ بچایا گیا، جس کا براہ راست اثر ٹیکسٹائل صنعت کے کارخانوں پر پڑ سکتا ہے۔ دوسری جانب یہ امر بھی قابل غور ہے کہ پاکستان کو درپیش مسائل کا حل صرف عسکری قوت سے نہیں بلکہ صنعتی صلاحیت، رسد کے تسلسل، دفاعی پیداوار اور اقتصادی برداشت سے جیتی جاتی ہیں۔ دنیا کی سب سے بڑی عسکری طاقت بھی اس حقیقت سے مستثنیٰ نہیں کہ ہر جنگ اپنے ساتھ وسائل کی ایسی کھپت لاتی ہے جس کا حساب صرف میدانِ جنگ میں نہیں بلکہ بازاروں، بجٹ، سپلائی چین اور عوامی رائے میں بھی رکھا جاتا ہے۔ یہ امر بھی نظرانداز نہیں کیا جا سکتا کہ یوکرین کی طویل جنگ نے مغربی دفاعی صنعت کو کیونکر معمولی دباؤ سے دوچار کیا۔ اس کے نتیجے میں اسلحے کی پیداوار، دفاعی اخراجات اور عسکری منصوبہ بندی کے حوالے سے کئی بنیادی سوالات نے جنم لیا۔ ایسے میں اگر امریکی عسکری قیادت وسائل کے استعمال میں احتیاط کی تلقین کرتی ہے تو اسے محض کفایت شعاری قرار دینا درست تجزیہ نہیں ہوگا، حقیقت یہ ہے کہ بڑی طاقتیں بھی اب ایسی جنگوں سے گریز کرنا چاہتی ہیں جو غیر معینہ مدت تک جاری رہیں اور جن کے سیاسی نتائج عسکری کامیابیوں سے مختلف نکلیں۔ تاریخ کا ایک مستقل سبق یہ ہے کہ جنگیں کبھی صرف محاذوں پر نہیں لڑی جاتیں۔ میدانِ جنگ میں گونجے والی توپوں کی آوازیں دراصل ان سیاسی فیصلوں، معاشی امکانات، سفارتی چالوں اور قومی رائے اندیشوں کا ظاہری اظہار ہوتی ہیں جو برسوں پردہ برسوں سے تھلیلیں پا رہے ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ جب کوئی طاقت حملہ کرتی ہے اور پھر اچانک توقف اختیار کر لیتی ہے، یا کوئی ریاست سخت ترین جوابی بیانات کے باوجود مذاکرات کے دروازے بند نہیں کرتی، تو اس کا مطلب صرف عسکری حکمت عملی میں تبدیلی نہیں ہوتا بلکہ عالمی سیاست کے وسیع تر تناظر میں ایک نئی کیفیت جنم لے رہی ہوتی ہے۔ امریکا اور ایران کے درمیان طاری یہ کشیدگی اسی حقیقت کی ایک نمایاں مثال ہے، جہاں طاقت اور امن بیک وقت ایک دوسرے کے متوازی چلتے دکھائی دیتے ہیں اور ہر قدم کے پیچھے کئی غیر مرئی محاوراں کارفرما نظر آتے ہیں۔ ایران کی سخت گلمی بھی اسی تناؤ کو بڑھیدہ ہے۔ ایک طرف یاسدارانِ انقلاب اور ایرانی فوج پورے خطے میں کارروائیوں کا دائرہ وسیع کرنے کی دھمکی دیتے ہیں، دوسری جانب ثالثوں کے ذریعے پیغامات کا تبادلہ، عمان کے ساتھ مذاکرات اور ملاقات امکانات کو زندہ رکھنے کی کوششیں بھی جاری ہیں۔

آزادی کا خواب اور نائجر کی آج کی حقیقت

تحریر: امجد قریشی
سینئر تجزیہ کار

3 اگست 1960 وہ دن تھا جب افریقی ملک نائجر نے تقریباً چھ دہائیوں پر محیط فرانسیسی نوآبادیاتی دور کا خاتمہ کرتے ہوئے آزادی حاصل کی۔ اس تاریخی دن کو نائجر کی قومی تاریخ میں ایک اہم موڑ کی حیثیت حاصل ہے۔ اس دن نائجر کے لیے نہ صرف نائجر کی عوام کو خودمختاری کی امید ملی بلکہ پورے افریقہ میں آزادی کی تحریکوں کو بھی نئی توانائی ملی۔ نوآبادیاتی دور میں نائجر کے قدرتی وسائل، بالخصوص یورینیم ریزرو، آزادی کی جدوجہد کے تناظر میں بیرونی مفادات کے تحت استعمال ہوتے رہے جبکہ مقامی آبادی پیشہ ورانہ صحت، تعلیم اور صحت جیسی بنیادی ضروریات سے محروم رہی۔ آزادی کے بعد عوام کو یقین تھا کہ اب ملک حکومت کیسے کی، معاشی ترقی، خوشحالی اور استحکام کی راہ پر گامزن ہوگا لیکن آنے والے برسوں نے یہ ثابت کیا کہ صرف آزادی حاصل کر لینا کافی نہیں، بلکہ اس آزادی کو مضبوط اداروں، شفاف حکمرانی اور قومی اتفاق کے ذریعے محفوظ بنانا بھی ضروری ہوتا ہے۔

آزادی کے ابتدائی برسوں میں نائجر نے جمہوری نظام کو مستحکم کرنے کی کوشش کی مگر جلد ہی سیاسی انتشار، معاشی مشکلات اور کرپشن رویاتی اداروں کے لئے کمزور کر دیا۔ اس کے نتیجے میں فوج نے اقتدار سنبھال لیا اور یہ سلسلہ کئی دہائیوں تک جاری رہا۔ فوجی حکومتوں کے تحت ملک کو سیاسی عدم استحکام، انسانی حقوق کی خلاف ورزیوں اور بین الاقوامی تنہائی کا سامنا کرنا پڑا۔ اس دوران عوام کی امنگیں بار بار دبائی گئیں اور جمہوری نظام کی بحالی کی جدوجہد طویل عرصے تک جاری رہی۔ 2010 کے بعد نائجر نے جمہوری بحالی کی جانب پیش قدمی کی اور انتخابات کے ذریعے منتخب حکومتیں قائم ہوئیں۔ تاہم سیاسی عدم استحکام، بدعنوانی اور سلامتی کے چیلنجز نے جمہوری عمل کو مسلسل کمزور کیا۔ 2023 میں ایک بار پھر فوج نے اقتدار سنبھال لیا اور صدر محمد بازوم کو معزول کر دیا۔ اس واقعے کے بعد نائجر کو علاقائی اور بین الاقوامی سطح پر سخت دباؤ کا سامنا کرنا پڑا۔ مغربی ممالک اور علاقائی تنظیموں نے فوجی حکومت کی مذمت کی اور جمہوری بحالی کے مطالبے کیے۔ اس کے نتیجے میں نائجر کو سیاسی تنہائی، معاشی پابندیوں اور سلامتی کے چیلنجز کا سامنا کرنا پڑا۔ آج نائجر ایک نازک دوراہے پر کھڑا ہے۔ ایک طرف وہ اپنی آزادی کو برقرار رکھنے کی کوشش کر رہا ہے اور دوسری طرف اسے جمہوری بحالی، معاشی استحکام اور بین الاقوامی تنہائی کے چیلنجز کا سامنا ہے۔ یہ صورتحال ہمیں یاد دلاتی ہے کہ آزادی کا حصول ایک طویل جدوجہد ہے جو صرف سیاسی نعروں یا جذباتی مظاہروں سے نہیں بلکہ مضبوط اداروں، شفاف حکمرانی اور قومی اتفاق کے ذریعے محفوظ بنائی جا سکتی ہے۔ نائجر کی تاریخ ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ آزادی کو برقرار رکھنے کے لیے اسے مضبوط اداروں، شفاف حکمرانی اور قومی اتفاق کے ذریعے محفوظ بنانا ضروری ہے۔ اگر یہ حکومت کمزور رہے تو آزادی کو بھی خطرات لاحق ہو سکتے ہیں

اطلاعات 01

بی جاپ سے حکومت جرائم ونیوز الرٹ کے خلاف مذاکرے کی مذمت جاری کی گئی محترم ڈپٹی چیئرمین شیراز علی جاپ سے مسلسل مذاکرات کی کال آئی تھی ہم نے اصرار کیا کہ ہم اگر بی جاپ سے مذاکرہ کریں گے تو محترمہ جویریا کاوں کا سلیکرٹ کے ساتھ بیٹھ کر مذاکرہ کریں گے محترمہ جویریا کاوں کا موقف تھا کہ ہم اگر بی جاپ سے مذاکرہ کریں گے تو ہمارے ساتھ بدتمیزی ہوگی ہم نے کہا کہ ہم بدتمیزی کی اجازت نہیں دیں گے ہم نے کہا کہ ہم ایک مہذب جاپ ہیں

5 اگست کو یوم سیاہ، PTI سندھ کا صوبہ بھر میں احتجاج کا اعلان

لیاری سمیت کراچی کے مختلف علاقوں میں عوام پیپلز پارٹی کی کارکردگی سے سخت نالاں ہیں، کراچی میں مرکزی مظاہرہ پریس کلب پر ہوگا

علیم عادل شیخ کا پیپلز پارٹی پر بدانتظامی اور عوامی مسائل نظرانداز کرنے کا الزام، عوامی رابطہ مہم کے دوران پمفلٹس بھی تقسیم

کراچی (اسٹاف رپورٹر) پاکستان تحریک انصاف (پی ٹی آئی) سندھ کے صدر علیم عادل شیخ نے 5 اگست کو یوم سیاہ کے موقع پر سندھ بھر میں احتجاجی مظاہروں کا اعلان کرتے ہوئے کارکنوں اور عوام سے بھرپور شرکت کی اپیل کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کراچی میں مرکزی احتجاجی مظاہرہ 5 اگست کو شام 4 بجے کراچی پریس کلب کے باہر منعقد ہوگا، جہاں عمران خان سے اظہار یکجہتی اور جمہوری حقوق کے تحفظ میں آواز بلند کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ اس مظاہرے میں کراچی میں عوامی رابطہ مہم کے دوران علیم عادل شیخ نے پی ٹی آئی کے اراکین کے ہمراہ شہریوں سے ملاقات کی، جہاں انہوں نے پیپلز پارٹی کی حکومت کی ناکامی کو اجاگر کیا۔ انہوں نے کہا کہ پیپلز پارٹی برسوں سے سندھ پر حکمران ہے، لیکن عوام کو بنیادی سہولیات فراہم کرنے میں مکمل ناکام رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ کراچی کے مختلف علاقوں میں صاف پانی کی عدم دستیابی، ٹوٹی ہوئی سڑکیں اور ابلتے ہوئے گٹر عوام کے روزمرہ کے مسائل بن چکے ہیں، جبکہ شہری سہولیات کا بنیادی ڈھانچہ مکمل طور پر زوال کا شکار ہو چکا ہے۔ علیم عادل شیخ نے کہا کہ پی ٹی آئی کراچی کے عوام کے ساتھ کھڑی ہے اور ان کے مسائل کے حل کے لیے ہر ممکن کوشش کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ پی ٹی آئی کراچی کے عوام کے ساتھ کھڑی ہے اور ان کے مسائل کے حل کے لیے ہر ممکن کوشش کرے گی۔

فہیم مسٹر گرین کی پی پی کے فائٹر اینڈ پیٹرن انچیف مراد علی سونی سے ملاقات

اور تحفے نان اور کراچی بھر میں شاندار فلاحی و طبی خدمات انجام دینے پر فہیم مسٹر گرین کی کاوشوں کو سراہا

تقریب میں ایف ایم جی کے نمایاں اراکین اور طلبا میں بھی حوصلہ افزائی کی اسناد تقسیم کی گئیں

کے تحت ایف ایم جی اپنی تعلیمی اور سماجی سرگرمیوں کے ذریعے نوجوان رہنماؤں کے ایک اعلیٰ تعلیمی ماحول کو پروان چڑھانے کا تصور رکھتی ہے اور نوجوانوں میں قیادت کی صلاحیتیں اجاگر کرنے کے سلسلے میں کیوٹی پولیٹک کراچی (CPK) کے تعاون سے ایف ایم جی کی ایک اور مہم کے طور پر کراچی کے مختلف علاقوں میں تعلیمی اور سماجی خدمات کے فروغ کے لیے کام کر رہی ہے۔ اس موقع پر مختلف کراچی کے مختلف علاقوں میں تعلیمی اور سماجی خدمات کے فروغ کے لیے کام کر رہی ہے۔ اس موقع پر مختلف کراچی کے مختلف علاقوں میں تعلیمی اور سماجی خدمات کے فروغ کے لیے کام کر رہی ہے۔ اس موقع پر مختلف

باقی صفحہ 3 بقیہ نمبر 2

گلہ گورنمنٹ ہی پائیدار اسٹیکم کی ضمانت ہے، فیصل معیز خان

کراچی (اسٹاف رپورٹر) ڈاکٹر کراچی انسٹی ٹیوٹ آف ٹریڈ اینڈ انڈسٹری (کیٹی) کے صدر فیصل معیز خان نے کہا ہے کہ کراچی کی ٹی ایل ایز اور ٹائلز ہمارے موقف کو تسلیم کرتی ہیں کہ ملک کی ساکھ کو بہتر بنانے اور دہشت گردی سے نجات کے لیے پاکستان میں پائیدار اسٹیکم کی گنجائش ہے۔ انہوں نے کہا کہ کراچی کے لیے صرف فلاحی کارروائیاں کافی نہیں ہیں بلکہ ہمیں پائیدار اسٹیکم کی ضمانت دینی ہوگی